سلسلہ
مواعظ حسنہ
نمبر ۱۴

تکمیلِ معرفت

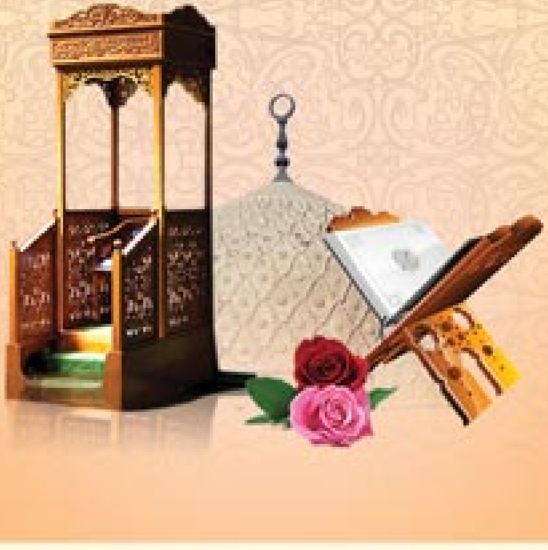

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال کراچی

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۱۴

تکمیلِ معرفت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت وارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبت ہے
بہ اُمیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو میں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

www.khanqah.org

ضروری تفصیل

وعظ : تکمیل معرفت

واعظ : عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وعظ : ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۴ھ مطابق ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۳ء بروز اتوار

تاریخ اشاعت : ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۱ فروری ۲۰۱۵ء

مرتب : حضرت سید عشرت جمیل میر صاحب مدظلہ (خلیفہ مُجازِ بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ)

زیرِ اہتمام : شعبہ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس: 11182 رابطہ: +92.21.34972080، +92.316.7771051

ای میل: khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شائع کردہ تمام کتابوں کو ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شائع ہونے والی کسی بھی تحریر کی حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

ناظم شعبۂ نشر و اشاعت
خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

www.khanqah.org

عنوانات

پیش لفظ ۵
کلمۂ طیبہ کے معانی ۷
مقصدِ تخلیق معرفتِ حق ہے ۸
عارف کی پہچان ۸
حُبِ مال ایک اِلٰہِ باطل ہے ۹
کیا ہر شخص تارکِ سلطنتِ بلخ ہو سکتا ہے؟ ۱۰
نعمتوں میں انہماک جو باعثِ غفلت عن الحق ہو دوسرا الٰہ باطل ہے ۱۱
تیسرا الٰہ باطل حبِ جاہ ہے ۱۳
سب سے بڑا الٰہ باطل حسن مجازی ہے ۱۴
علاجِ حسن پرستی ۱۴
اکابر اولیاء اللہ کی احتیاط امارد سے ۱۷
علاج اَمرد پرستی ۱۷
نور تقویٰ لَآ اِلٰہَ کے منفی اور اِلَّا اللّٰہُ کے مثبت تار سے پیدا ہوتا ہے ۲۰
بعثتِ نبوت کا ایک اہم مقصد تزکیۂ نفس ہے ۲۱

❁❁❁❁

نقشِ قدم نبی ﷺ کے ہیں جنّت کے راستے
اللہ جل جلالہ سے مِلاتے ہیں سُنّت کے راستے

www.khanqah.org
www.khanqah.org

پیش لفظ

یہ وعظ جو پیش ناظرین ہے مرشدنا مولانا عارف باللہ شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے مجلس صیانۃ المسلمین کے سالانہ اجتماع کے تیسرے اور آخری دن کی بعد عصر کی آخری نشست میں مورخہ ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۴؁ھ مطابق ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۳؁ء بروز اتوار بوقت تقریباً پونے پانچ بجے شام جامعہ اشرفیہ فیروزپور روڈ لاہور کے صحن میں بیان فرمایا، جس میں حضرت والا دامت برکاتہم نے اپنے خاص عاشقانہ ودل آویز انداز اور درد بھرے الفاظ میں حصول نسبت خاصہ علیٰ سطح الولایہ کے لیے قلب کو غیر اللہ سے پاک کرنے کی ضرورت واہمیت کو واضح فرمایا جس کے بغیر اللہ تعالیٰ کی محبت ومعرفت کی تکمیل اور نسبت مع اللہ کا خواب دیکھنا ریت پر محل بنانا ہے جتنے معبودان باطل ہیں خواہ باہ کے ہوں خواہ جاہ کے یعنی خواہ بتان مجازی کا عشق ہو خواہ حب جاہ وحب مال وغیرہ ہو جب تک یہ الہ باطلہ قلب سے نہیں نکالے جائیں گے حصول نسبت مع اللہ محال ہے۔ اِلَّا اللّٰہُ کی تجلی لَا اِلٰہَ کی تخلی پر موقوف ہے اس بلیغ مضمون کو حضرت مرشدی دامت برکاتہم نے مختصر اور جامع انداز میں قرآن وحدیث کے دلائل اور مثنوی مولانا روم کی شرح اور اپنے درد عشق وزبان عشق سے بیان فرمایا جو سالکان طریق کے لیے مشعل راہ اور سلوک وتصوف کا نچوڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ شرف قبول عطا فرماویں اور سالکین طریق کے لیے قیامت تک مشعل ہدایت بنا کر حضرت والا دامت برکاتہم اور جملہ خدام ومعاونین کے لیے صدقہ جاریہ بنادیں۔ آمین

اس وعظ کو برادرم سہیل احمد صاحب انجینئر نے ٹیپ سے نقل کیا اور احقر راقم الحروف نے ترتیب دیا اور گاہ گاہ حوالے بین القوسین درج کئے اور اس کا نام تکمیل معرفت تجویز کیا گیا اور حضرت والا دامت فیوضہم کی نظر ثانی کے بعد آج مورخہ ۶ ذیقعدہ ۱۴۱۴؁ھ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۹۴؁ء بروز دوشنبہ سپرد طباعت کیا جارہا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

مرتب:

یکے از خدام حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

www.khanqah.org

تکمیل معرفت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ[1]

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ[2]

حضراتِ سامعین! آج آخری جلسہ میں میرے قلب میں یہ تقاضا ہوا کہ میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی محبت پر کچھ مضمون عرض کروں ۔

کہاں تک ضبطِ بے تابی کہاں تک پاسِ بدنامی
کلیجہ تھام لو یارو کہ ہم فریاد کرتے ہیں

یہ شعر ہمارے شیخ حضرت شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پڑھا کرتے تھے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل کی غذا محبت ہے جیسے پیٹ کی غذا روٹی ہے، آنکھ کی غذا اچھے مناظر، پہاڑ، درخت وغیرہ اچھی چیزیں دیکھنا ہے۔ دل کی غذا محبت ہے لیکن اگر غذا ناقص ہوتی ہے تو صحت خراب ہو جاتی ہے، اگر محبوب ناقص ہے تو دل کی صحت خراب ہو جاتی ہے بلکہ غیر اللہ کا نقطۂ آغاز دل سے اگر لگا تو اسی وقت سے دل کی پریشانی شروع ہو جاتی ہے۔

۱؎ البقرۃ:۱۶۵

۲؎ جامع الترمذی:۲/۱۸۷،باب من ابواب جامع الدعوات،ایچ ایم سعید

www.khanqah.org

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عشق مجازی، غیر اللہ سے دل لگانا یہ عذابِ اِلٰہی ہے، جس کو دوزخ کا عذاب دنیا میں دیکھنا ہو تو وہ ان لوگوں کو دیکھ لے جنھوں نے غیر اللہ سے دل کو لگایا ہے۔ نیند غائب، ہر وقت پریشان اور دل میں اختلاج۔ ویلیم فائیو کھائی، ویلیم ٹین کھائی، آخر میں پاگل ہو کر گدو بندر چلے گئے۔ اس دنیائے حسن نے کتنوں کو پاگل کر دیا۔ اس لیے حکیم الامت فرماتے ہیں کہ عشق مجازی عذابِ اِلٰہی ہے اور حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کسی کے جغرافیہ اور رنگ وروپ سے، ظاہری ڈسٹمپر اور نقش ونگار سے، آنکھوں سے اور کتابی چہرے سے دل لگاتا ہے، کچھ دن کے بعد یہ محبت نفرت اور عداوت سے تبدیل ہوجاتی ہے اور جو اللہ والی محبت ہوتی ہے، ہمیشہ قائم رہتی ہے، تروتازہ رہتی ہے یعنی دنیا میں بھی، عالم برزخ میں بھی، میدانِ محشر میں بھی اور جنت میں بھی ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ والے جو اللہ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں، میدانِ محشر میں بھی عرش کے سائے میں رہیں گے۔ یہ اللہ والی محبت ایسی نعمت ہے۔ لٰہذا حضرت فرماتے ہیں کہ اگر محبوب ناقص ہے اور دل کو یہی ناقص غذا دے دی تو دل تباہ ہوجائے گا، خراب ہوجائے گا۔

کلمۂ طیبہ کے معانی

لٰہذا اس سلسلہ میں آج لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی تفسیر کرنا چاہتا ہوں لَآ اِلٰهَ کے معنی غیر اللہ سے دل کو نہیں لگانا۔ جتنے باطل خدا ہیں خواہ وہ جاہ کے ہوں خواہ باہ کے ہوں یا حسن کے ہوں، ان باطل خداؤں سے قلب کو پاک کر لو، تب اِلَّا اللّٰهُ ملے گا۔ ایک فوج کے افسر نے مجھ سے پوچھا کہ اِلَّا اللّٰهُ کیسے مضبوط ہوتا ہے؟ میں نے کہا جتنا لَآ اِلٰهَ مضبوط ہوگا اتنا ہی اِلَّا اللّٰهُ مضبوط ہوتا ہے۔ اگر باطل خداؤں سے قلب پاک نہیں ہے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی گندم لگائے لیکن وہیں دوسرے گھاس پودے پیدا ہوجائیں تو گندم کی کھاد اور پانی کو دوسری گھاس اور پودے لے لیں گے اور گندم کمزور رہ جائے گا۔ غیر اللہ دل میں ہوگا تو اِلَّا اللّٰهُ کی صحیح کیفیت محسوس بھی نہ ہوگی۔ دس ہزار روپے والا عطر عود ایک شخص نے لگایا مگر بلّی کا پاخانہ بھی لگالیا اور ایک مہینہ سے غسل بھی نہیں کیا تھا، پسینہ کی بدبو آرہی ہے۔ بتایئے! عطر عود کی خوشبو محسوس ہوگی؟ اس لیے اللہ تعالیٰ نے لَآ اِلٰهَ سے گویا

www.khanqah.org

قلب وروح کو دنیا کی بدبو اور پسینہ اور غیر اللہ کی آلائش سے پاک فرمایا۔ پھر اِلَّا اللّٰہُ کا عطر عطا فرمایا، غیر اللہ کی نفی کو مقدم کیا، کلمہ کا یہ پہلا جز ہے لیکن غیر اللہ سے کٹنا اور اللہ سے جڑنا کس طرح سے ہو گا؟ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ سنت سے اللہ ملے گا اور طریقۂ سنت پر چلنے والے کون ہیں؟ اللہ والے، متبعین سنت عارفین ہیں۔ ان سے ہی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ پوچھنا پڑے گا:

اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِیْرًا ﴿۵۹﴾[۳]

رحمٰن کی شان کو باخبر لوگوں سے یعنی اللہ والوں سے پوچھو۔ علامہ آلوسی السید محمود بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خَبِیْرًا سے مراد عارفین ہیں۔

مقصدِ تخلیق معرفتِ حق ہے

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾[۴]

اے انسانو! ہم نے تمہیں اپنی معرفت کے لیے پیدا کیا ہے۔ حضرت آلوسی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہماری زندگی کا مقصد معرفت فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے یہی کیوں نہیں نازل فرمادیا کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْرِفُوْنِ ہم نے تمہیں اس لیے پیدا کیا تاکہ تم ہمیں پہچان لو، جان لو۔ جب مقصود اس آیت کا معرفت ہے تو لِیَعْبُدُوْنِ کیوں فرمایا؟

عارف کی پہچان

علامہ آلوسی نے تفسیر روح المعانی میں اس اشکال کا یہ جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے لِیَعْبُدُوْنِ اس لیے نازل کیا، لِیَعْرِفُوْنِ نازل نہیں کیا تاکہ جو شخص معرفت کا دعویٰ کرے وہ عبادت کی راہ سے آئے،[۵] سنت کی راہ سے آئے۔ سچا عارف وہی ہے جو عابد ہے، اللہ تعالیٰ کا

[۳] الفرقان:۵۹
[۴] الذٰریٰت:۵۶
[۵] روح المعانی:۲۵/۲۷، الذاریات (۵۶)، دار احیاء التراث، بیروت

فرماں بردار ہے، سنت کی راہ پر چلنے والا ہے۔ یہ نہیں کہ سمندر کے کنارے بھنگ پی رہا ہے، چرس پی رہا ہے، ہیروئن پی رہا ہے اور عارف باللہ بنا ہوا ہے، وہ عارف باللہ نہیں ہے باگڑبِلّا ہے۔ باگڑبلا بچوں کا دودھ پی جاتا ہے، یہ لوگوں کا ایمان پی جاتا ہے۔ اسی طرح جو حسن فانی سے دل لگاتا ہے، جن کے چہرے بگڑنے والے ہیں، جن کے چہروں کا جغرافیہ بگڑنے والا ہے، ایسی بگڑنے والی صورتوں پر بگڑتا ہے اور مرتا ہے اور تباہ ہوتا ہے، یہ بھی باگڑبِلّا ہے، ایسے لوگ عارف باللہ نہیں ہوسکتے لٰہذا میں حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کے طرز واسلوبِ بیان کے ساتھ ایک عجیب وغریب مضمون پیش کررہا ہوں تاکہ ہمارے اور آپ کے قلوب غیر اللہ سے پاک ہوجائیں۔

حُبِ مال ایک اِلٰہِ باطل ہے

جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں مختلف لوگوں کو مختلف چیزوں سے محبت ہوتی ہے، کسی کو مال سے بہت زیادہ محبت ہوتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ دنیا دارالغرور ہے اور مال ایسی چیز ہے کہ جس وقت مردہ دفن ہوتا ہے، اس کا سارا مال باہر رہ جاتا ہے۔

زاں لقب شد خاک را دار الغرور

مولانا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو دارالغرور، دھوکے کا گھر اس لیے فرمایا۔

کہ کشد پارا سپس یوم العبور

کہ جس دن انسان قبر میں دفن ہوتا ہے اس کی ساری دنیا، اس کا مال و دولت، کاروبار، ٹیلی فون، بجلی اور قالینیں سب بینک بیلنس ختم اب جناب صرف کفن لپیٹ کر داخل ہورہے ہیں لٰہذا مال سے محبت کرنے والا بے وقوف ہوا یا نہیں؟ اور مال کی محبت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت پر مال کی محبت غالب ہوجائے۔ اگر مال کی محبت، بیوی بچوں کی محبت شدید بھی ہو لیکن اللہ تعالیٰ کی اشد ہو تو اس پر کوئی اعتراض نہیں لٰہذا تاجر اگر اپنی تجارت سے محبت کرتا ہے جو شدید ہے لیکن خدائے تعالیٰ کی محبت اشد ہے، جب اذان ہوتی ہے تو فوراً فیکٹری چھوڑ کر مسجد بھاگتا ہے۔ زکوٰۃ کا وقت آتا ہے، مدارس کی خدمت کا وقت آتا ہے تو اپنے مال کو

www.khanqah.org

مال نہیں سمجھتا تو اس کو آپ نہیں کہہ سکتے کہ یہ غلط محبت ہے۔ بیوی کی محبت کا حق ادا کرتا ہے لیکن جب دینی تقاضے ہوتے ہیں، مسجد کی اذان ہوتی ہے تو فوراً مسجد پہنچ جاتا ہے لہٰذا دنیا کی محبت شدید بھی جائز ہے بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کی محبت اشد ہو، کچھ ڈگری زیادہ ہو۔ اس کا پتا جب چلے گا جب اس کا امتحان ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص جارہا ہے کہ ایک حسین لڑکی سامنے آگئی یا تاجر ہے اور ایک گاہک دکان پر آگئی یا جہاز پر بیٹھ رہا ہے اور ایئر ہوسٹس آئی، اس وقت پتا چلے گا کہ اس کے قلب میں اللہ تعالیٰ کی محبت زیادہ ہے یا دنیا کی زیادہ ہے۔ اگر نظر بچالیتا ہے تو سمجھ لیجیے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اس پر غالب ہے اور اگر نظر کو خراب کرتا ہے تو سمجھ لو کہ یہ اپنے نفس کا غلام ہے، اس کی عبدیت کامل نہیں ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا صحیح غلام نہیں ہے۔ خواجہ صاحب کا یہ شعر بڑے درد سے پڑھتا ہوں جو کل بھی پڑھا تھا۔

بہت گو ولولے دل کے ہمیں مجبور کرتے ہیں
تری خاطر گلے کا گھونٹنا منظور کرتے ہیں

کیا ہر شخص تارکِ سلطنتِ بلخ ہو سکتا ہے؟

کتنا ہی دل چاہے کسی حسین کو دیکھنے کے لیے یہاں تک کہ اس کے دل میں یہ وسوسہ آجائے کہ اے خدا! اگر تو مجھے سلطنت دیتا تو میں اس حسن پر فدا کرکے اس کو حاصل کرلیتا لیکن میں تیرے خوف سے اپنی نظر کو بچاتا ہوں تو قیامت کے دن سلطان ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا حشر ہوگا کیونکہ اس نے اس شکل کو جو اس کے قلب میں سلطنت بلخ کے متبادل تھی ترک کردیا، اللہ تعالیٰ کے خوف سے اپنی نظر کو بچایا، اپنے قلب و جاں کو بچاکر، اپنے ایمان کو بچاکر فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ [۱] ہوا، غیر اللہ سے بھاگا۔ ان شاء اللہ دیکھنا کہ ایسے لوگوں کے درجے قیامت کے دن سلطان ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کے برابر ہوں گے کیونکہ سلطنت بلخ تو نہیں دی کہ بے چارہ مولوی ہے، طالب علم ہے، صوفی ہے سلطنت کہاں سے لائے گا لیکن سلطنتِ بلخ کی متبادل صورتوں سے اس نے

[۱] الذاریات: ۵۰

اپنی نظر کو بچایا ہے اور حرام لذت درآمد نہیں ہونے دی تو گویا اس نے سلطنت بلخ اللہ پر فدا کر دی۔ قیامت کے دن ان شاء اللہ تعالیٰ ان کا درجہ دیکھنا۔

داغِ دل چمکے گا بن کر آفتاب
لاکھ اس پر خاک ڈالی جائے گی

اصغر گونڈوی رحمۃ اللہ علیہ جگر کے استاد فرماتے ہیں۔

توڑ ڈالے مہ و خورشید ہزاروں ہم نے
تب کہیں جاکے دکھایا رُخ زیبا تو نے

زمین کے چاند سورج جیسی حسین شکلوں سے ہم نے صرفِ نظر کیا ہے، تب کہیں جاکر ہم کو اللہ ملا ہے، گناہ سے بچنے کا دل پر زخم کھایا ہے تب دل میں بہار آئی ہے۔ اسی کو اصغر گونڈوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہم نے لیا ہے درد دل کھوکے بہارِ زندگی
اک گل تر کے واسطے میں نے چمن لٹا دیا

دوستو! اگر کنکر پتھر دے کر ایک کروڑ کا موتی مل جائے تو بتائیے یہ مہنگا سودا ہے؟ اگر نظر بچانے سے، غیروں کو دل نہ دینے سے اللہ ملتا ہے تو اس سے سستا سودا اور کیا ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اتنی قیمتی ہے کہ اس کی کوئی قیمت نہیں۔

نعمتوں میں انہماک جو باعثِ غفلت عن الحق ہو دوسرا الٰہ باطل ہے

اب مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کو رزق اور عمدہ عمدہ غذاؤں کا شوق ہے، یہ لَآ اِلٰہَ کی تفسیر ہو رہی ہے، مال کی نفی ہو چکی، اب نمبر آرہا ہے اچھی اچھی غذاؤں کا۔ مولانا فرماتے ہیں کہ بعض لوگ کھانے کے اتنے حریص ہیں کہ دعوت اگر مل جائے تو جماعت کی نماز چھوڑ دیتے ہیں۔ افطار کا وقت ہے، دہی بڑے ٹھونستے چلے جارہے

ہیں۔ جب سجدہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ بڑا ہے، مگر دہی بڑا کہتا ہے کہ میں بڑا ہوں۔ میں پہلے نکلوں گا حلق سے کیونکہ تم نے یہاں تک ٹھونسا ہوا ہے۔ اوّل تو جماعت کی نماز چھوڑنا جرم، پھر اتنا ٹھونسنا کہ حلق سے غذا باہر آنے لگے یہ بھی جائز نہیں، صحت کے لیے مضر ہے، اتنا کھانا کیسے جائز ہو گا؟ لہٰذا مولانا رومی فرماتے ہیں کہ جن کو اچھے اچھے کھانے کا شوق ہے تو بے شک رزق اچھال جائے تو کوئی حرج نہیں، مگر رزّاق کی محبت پر رزق غالب نہ آئے۔ نعمت کی محبت جب نعمت دینے والے کی محبت پر غالب ہو جائے تو سمجھ لو کہ یہ شخص ناشکرا ہے۔ اس لیے علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کو مقدم فرمایا شکر پر فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ تم یاد کرو مجھے اطاعت سے۔ یہ تفسیر بیان القرآن میں ہے کہ تم یاد کرو مجھے اطاعت سے میں تمہیں یاد کروں گا اپنی عنایت سے وَاشْکُرُوْا لِیْ[۷] علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ شکر کو اللہ تعالیٰ نے مؤخر بیان کیا، ذکر کو مقدم فرمایا، اس میں کیا حکمت ہے؟ فرماتے ہیں کہ اِنَّ حَاصِلَ الذِّکْرِ اَلْاِشْتِغَالُ بِالْمُنْعِمِ ذکر کرنے والا نعمت دینے والے کے ساتھ مشغول ہے۔ وَاِنَّ حَاصِلَ الشُّکْرِ اَلْاِشْتِغَالُ بِالنِّعْمَۃِ جو شکر کر رہا ہے وہ نعمت میں مشغول ہے۔ فَالْاِشْتِغَالُ بِالْمُنْعِمِ اَفْضَلُ مِنَ الْاِشْتِغَالِ بِالنِّعْمَۃِ[۸] ایک نعمت میں غرق ہے اور ایک نعمت دینے والے میں ڈوبا ہوا ہے یعنی اللہ کی یاد میں غرق ہے۔ ظاہر ہے کہ جو اللہ کی یاد میں مشغول ہے اس کا درجہ بڑا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی یاد کو مقدم فرمایا کہ اگر تم نے ہماری یاد نہ کی تو نعمتیں تم پر غالب ہو جائیں گی، تم رزق کے غلام بن جاؤ گے، عبد الرزاق کے بجائے عبد الرزق ہو جاؤ گے۔ نعمتوں کے پیچھے اتنا لگو گے کہ نعمت دینے والے کو فراموش کر دو گے لہٰذا ہماری یاد میں زیادہ لگو تاکہ نعمتوں پر ہماری محبت غالب رہے اور ان نعمتوں کا انجام بھی تو سوچو کہ کیا ہے۔ رات کو بریانی کھاتے ہو لیکن صبح کو بیت الخلاء میں کیا نکالتے ہو؟ امپورٹ کیسی اور ایکسپورٹ کیسا، لہٰذا نعمت پر شکر تو کرو لیکن دل نہ لگاؤ۔ یہ ہو گیا دوسرا اِلٰہ، پہلا اِلٰہ مال تھا، دوسرا خدا ہم نے کیا بنایا ہوا ہے؟ رزق اور عمدہ

۷ البقرۃ: ۱۵۲

۸ روح المعانی: ۱۹/۲، البقرۃ (۱۵۲) دار احیاء التراث، بیروت / ذکرہ بلفظ لأن فی الذکر اشتغالا بذاتہ تعالیٰ وفی الشکر اشتغالا بنعمتہ والاشتغال بذاتہ تعالی اولیٰ من الاشتغال بنعمتہ

www.khanqah.org

غذائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اَفَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـہَہٗ ہَوٰىہُ⁹

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بعض لوگوں نے اپنے نفس کی خواہش کو اپنا خدا بنایا ہوا ہے۔ لٰہذا لَآ اِلٰہَ کی نفی، توحید کامل اس شخص کو حاصل نہیں ہے جو جاہ کا اور مال کا اور حسن کا غلام بنا ہوا ہے۔ زبان سے کتنا ہی توحید توحید کہتا رہے لیکن توحید عملی یہ ہے کہ جاہ کی نفی کرو، باہ کی نفی کرو، مال کی نفی کرو یعنی ماسوا اللہ پر اللہ کی محبت کو غالب رکھو۔ اسی طرح رزق کے معاملہ میں پلاؤ، بریانی، کباب بے شک حلال اور جائز ہے، لیکن اتنا نہ ہو کہ ان کی محبت میں ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول جائیں۔ دو چیزوں کی نفی ہوگئی، مال کی اور رزق کی۔

تیسرا اِلٰہِ باطل حبِ جاہ ہے

نمبر تین کیا ہے؟ نمبر تین ہے حبِ جاہ۔ ایک انسان کو اگر سارا لاہور سلام کرے اور کہے کہ جناب آپ بہت معزز آدمی ہیں تو اس کی عزت میں ایک اعشاریہ اضافہ نہیں ہوگا۔ ہاں! اس بندے سے جس کو سارا لاہور سلام کررہا ہے، اگر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن خوش ہوجائیں تب سمجھ لو کہ اب اس کی قیمت ہے، غلام کی قیمت مالک لگاتا ہے، غلاموں کی قیمت غلام اگر لگاتے ہیں تو میزان میں کیا آئے گا؟ غلام، غلام مثبت ایک لاکھ؟ غلام۔ تو میزان اور ٹوٹل غلام ہی تو ہوگا اور اگر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن راضی ہوجائے تب سمجھو کہ اب ہماری قیمت ہے۔ علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کو خدا جزائے عظیم دے۔ اس حقیقت پر کیا عمدہ شعر فرمایا ہے کہ اے دنیا والو! اپنی قیمت پہلے سے مت لگاؤ، اپنے کو فنا کرکے رہو، مٹ کر رہو، نہ نماز پر ناز کرو، نہ روزہ پر، نہ حج پر، نہ زکوٰۃ پر ناز، بس کرتے رہو اور ڈرتے رہو۔ یہ سوچو کہ قیامت کے دن نہ معلوم ہماری کیا قیمت لگے گی۔ اس لیے حکیم الامت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کبر سے بچاتا ہے کیونکہ ہمیشہ ایک عظیم غم میرے سامنے ہے کہ قیامت کے دن نہ جانے اشرف علی کا کیا حال ہوگا۔ اُولٰٓئِکَ اٰبَآئِیۡ فَجِئۡنِیۡ بِمِثۡلِہِمۡ لٰہذا

⁹ الجاثیہ:۲۳

علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جاہ کے علاج کے لیے ایک شعر کافی ہے

ہم ایسے رہے یا کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

دوستو! سوچو کہ اس میں کوئی لغت فارسی، عربی نہیں ہے، مگر یہ شعر کبر کے علاج کے لیے عجیب و غریب ہے۔ فرماتے ہیں کہ اتنے بڑے علامہ ہو گئے، اتنے بڑے تاجر ہو گئے، تمام دنیا تعریف کر رہی ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ قیامت کے دن ہماری کیا قیمت لگے گی۔ اگر اس دن اللہ ہم سے راضی ہو گیا تب ہماری قیمت ہے ورنہ دنیا کی جاہ و عزت و تعریف کسی کام کی نہیں۔

لہٰذا حکیم الامت فرماتے ہیں کہ مرنے سے پہلے اپنی قیمت نہ لگاؤ، اگر دنیا میں اپنی قیمت لگاؤ گے تو یہ انٹر نیشنل بین الاقوامی حماقت ہو گی۔ میرے شیخ فرماتے تھے کہ کبر کا مرض ہمیشہ بے وقوفوں میں ہوتا ہے۔ آپ خود سوچیے کہ نتیجہ یعنی رزلٹ نکلنے سے پہلے کوئی طالب علم ناز و نخرے کرے تو بے وقوف ہے یا نہیں؟ لہٰذا حبِ جاہ کا علاج ہو گیا۔

سب سے بڑا اِلٰہِ باطل حسن مجازی ہے

اب آئیے! ایک مرض اور شدید ہے، وہ ہے حسن پرستی۔ اس موضوع پر میری ایک کتاب ہے ''روح کی بیماریاں اور اُن کا علاج'' شاید یہاں بھی مل جائے گی۔ اگر آپ اپنے نوجوان بچوں کو، طلبائے کرام کو پڑھادیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ! حسن کے ڈاکوؤں سے ان کی جوانی محفوظ رہے گی۔ میرے شیخ حضرت مولانا ابرارالحق صاحب دامت برکاتہم نے اس کتاب کی زبردست قدر فرمائی اور ایک صاحب کو خط میں لکھا کہ جس کا دل غیر اللہ سے لگ گیا ہو اختر کی کتاب ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' اس کو سناؤ۔ تاہم اس وقت میں مولانا رومی کے طرزِ بیان پر حسن پرستی کے علاج کے متعلق تھوڑا سا عرض کیے دیتا ہوں کیونکہ آج کل یہی مرض عام ہے اور اس دور میں یہی مرض اللہ تعالیٰ کے راستہ کا سب سے بڑا حجاب ہے۔

علاجِ حسن پرستی

فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کو حسین لڑکیوں کی طرف میلان شدید ہوتا ہے، بعضوں کو حسین لڑکوں کی طرف ہوتا ہے، بعضوں کو دونوں سے ہوتا ہے۔ مریضوں کی تین

www.khanqah.org

قسمیں ہو گئیں۔ اب مولانا رومی کا طرزِ بیان سنیے کہ اگر لڑکی کا عشق ہے تو اس کے بارے میں فرماتے ہیں ؎

زلف جعد و مشکبار و عقل بر

کالی کالی گھونگھر والی زلفیں جن سے مشک کی خوشبو آرہی ہے تمہاری عقل کو اُڑا رہی ہیں، خود ناقصاتِ عقل ہیں مگر کامل عقل والوں کی عقل کو اُڑا دیتی ہیں[۱۰] لیکن ان سے مراد نامحرم عورتیں ہیں، بیویاں نہیں، اپنی بیویوں سے خوب محبت کرنا، غیر محرم عورتوں سے دل لگانے کو منع کررہا ہوں۔ خواتین یہ نہ سمجھیں کہ یہ تو ایسی تقریر کررہا ہے کہ میرا شوہر بھی مجھے حقیر سمجھے گا۔ نہیں! تقویٰ کی برکت سے اپنی بیویوں کی محبت اور بڑھ جائے گی۔ جب سڑکوں پر نامحرموں سے نظر بچائیں گے تو پھر اپنی بیوی کی اور زیادہ محبت ہو گی۔ یہ مولانا رومی جو بیان کررہے ہیں غیر اللہ سے دل لگانے والوں کے لیے ہے، بیوی غیر نہیں ہے، بیوی تو اپنی ہے، حلال ہے، اس کی محبت عین عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان سے محبت کرو، اچھے اخلاق سے پیش آؤ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ[۱۱] اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوال کے جواب میں فرمایا۔ جب عرض کیا کہ کیا جنت میں حوریں زیادہ حسین ہوں گی یا مسلمان بیویاں زیادہ حسین ہوں گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے اُمّ سلمہ! جنت میں مسلمان عورتیں حوروں سے زیادہ حسین کردی جائیں گی۔[۱۲]

دنیا پلیٹ فارم ہے، پلیٹ فارم کی چائے کا کیا ہے، جیسی پائی ویسی پی لی، زیادہ ناز نخرے مت کرو، عورتوں کو طعنہ مت دو کہ تو تو بھنگن جمعدارن سے بھی اچھی نہیں معلوم ہوتی، آج جو ہم دیکھ کر آئے ہیں۔ ظاہری ٹیپ ٹاپ کو مت دیکھو، نظر کی حفاظت کرو، ان شاء اللہ تعالیٰ جنت میں یہ بیویاں حوروں سے زیادہ حسین کردی جائیں گی۔ اپنی اپنی بیویوں کو سنادینا جن کی بیویاں یہاں موجود نہ ہوں۔ پھر دیکھنا کل ان شاء اللہ تعالیٰ اچھا ناشتہ ملے گا۔ میں نے اِلٰہ آباد میں جب یہ بیان کیا تو ایک بڑے عالم حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب رحمۃ

---

[۱۰] صحیح البخاری: ۱/۱۹۷ (۱۴۶۹) باب الزکاۃ علی الرقاب، کتب خانہ مظہری

[۱۱] النساء: ۱۹

[۱۲] روح المعانی: ۲۷/۱۲۶، داراحیاء التراث، بیروت

www.khanqah.org

اللہ علیہ کے خلیفہ انہوں نے کہا کہ تمہاری اس تقریر پر میری بیوی نے کہا ہے کہ کل اس مولوی کو انڈے اور پراٹھے کا ناشتہ کراؤں گی، تم اتنے بڑے عالم ہو لیکن تم نے کبھی یہ بات مجھے نہیں سنائی۔ تو مولانا رومی فرماتے ہیں ؎

زلف جعد و مشک بار و عقل بر

جو نامحرم ہیں ان سے دل مت لگاؤ، چاہے ان کے گھونگھریالے بالوں سے کتنی ہی مشک کی خوشبو آرہی ہو اور تمہاری عقل اُڑا رہی ہو کیونکہ ایک دن ایسا آئے گا ؎

آخر او دم زشت پیر خر

جب یہ سڑکوں والیاں بڈھی ہو جائیں گی تو ان کی چٹیا بڈھے گدھے کی دُم معلوم ہوگی۔ ایک صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ مولانا نے بڈھے گدھے کی دُم سے کیوں تشبیہ دی؟ میں نے کہا کہ مولانا نے زلفوں کو بڈھے گدھے کی دُم سے اس لیے تشبیہ دی ہے کہ جوانی ہر کسی کی اچھی معلوم ہوتی ہے، مولانا ماہرِ نفسیات تھے، ہو سکتا تھا کہ جوان گدھے کی دُم سے تشبیہ دینے سے بعض لوگوں کے نفس کو حسن فانی سے کچھ رغبت باقی رہتی، اس لیے بڈھے گدھے کی دُم سے تشبیہ دی تاکہ نفس کو بالکل ہی نفرت ہو جائے۔ فنائیت حسن پر میرا ابھی ایک شعر ہے جو آپ کو سنایا بھی تھا ؎

کمر جھک کے مثل کمانی ہوئی
کوئی نانا ہوا کوئی نانی ہوئی

ان کے بالوں پہ غالب سفیدی ہوئی
کوئی دادا ہوا کوئی دادی ہوئی

ایک دن ایسا ہوگا یا نہیں؟ لہٰذا ایمان مت ضائع کیجیے۔ زندگی ایک دفعہ ملی ہے، اسی میں ہم اللہ کے ولی بن سکتے ہیں، بار بار دنیا میں نہیں آنا ہے، تقویٰ کی زندگی اختیار کر کے اگر ہم اللہ کے ولی بن جائیں تو سارے جہان کی لذتیں بصورت کیپسول قلب و روح میں ان شاء اللہ تعالیٰ اُتر جائیں گی، پھر ایک سجدہ میں ان شاء اللہ دو سو سلطنت سے زیادہ مزا آئے گا۔ مولانا رومی فرماتے ہیں ؎

لیک ذوقِ سجدۂ پیش خدا
خوشتر آید از دو صد ملکت ترا

خدا کے حضور ایک سجدہ میں تم کو دو سو سلطنت سے زیادہ مزہ آئے گا، مگر شرط یہ ہے کہ تقویٰ ہو، اہل اللہ کی صحبت ہو۔

اکابر اولیاء اللہ کی احتیاط امارد سے

اب مولانا فرماتے ہیں ایک مرض اور ہے۔ بعض لوگوں کو بے ڈاڑھی مونچھ والے لڑکوں کی طرف میلان ہوتا ہے لہٰذا ایسے لوگوں کو تو لڑکوں سے بہت بچنا چاہیے جبکہ ہمارے بزرگوں نے خود احتیاط کرکے ہمیں سبق سکھا دیا۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عورت کے ساتھ دو شیطان ہوتے ہیں اور حسین لڑکوں کے ساتھ دس شیطان ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک بار حضرت حمام میں تھے کہ اچانک ایک اَمرد آگیا، آپ نے فرمایا اَخْرِجُوْہُ اس کو جلدی نکالو، میں اس کے ساتھ دس شیطان دیکھ رہا ہوں اور حکیم الامت کی کیا شان تھی۔ آج ہم لوگ حکیم الامت کے عاشق کہلاتے ہیں، ہم لوگوں کی زیادہ ذمہ داری ہے حضرت کی تعلیمات پر چلنے کی۔ مولانا شبیر علی صاحب نے ایک بار ایک لڑکے کو اوپر بھیج دیا جہاں حضرت تفسیر بیان القرآن لکھ رہے تھے، حضرت فوراً نیچے اُتر آئے، ایک لمحہ کی تنہائی کو گوارا نہیں فرمایا اور فرمایا کہ مولوی شبیر علی میری تنہائیوں میں ان لڑکوں کو نہ بھیجا کرو جن کے ابھی ڈاڑھی مونچھ نہیں آئی اور فرمایا کہ جو لوگ مجھے اپنا بڑا سمجھتے ہیں اور مجھ سے عقیدت رکھتے ہیں، میرے اس عمل سے سبق لیں۔ دیکھئے! ہمارے بزرگوں نے تو اتنی احتیاط کی ہے۔

علاج اَمرد پرستی

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور میں مولانا رومی ہی کا طرزِ بیان اختیار کرنا چاہتا ہوں۔ فرماتے ہیں ؎

کودکے از حسن شد مولائے خلق

جو لڑکا آج مولائے خلق بنا ہوا ہے، حسن کی وجہ سے مخلوق نے اس کو اپنا سردار بنا رکھا ہے، ہر طرف اس کو ''اوباشاہو'' کہا جا رہا ہے لیکن جب اس کے خوب ڈاڑھی مونچھ آجائے گی، بڑھاپا آجائے گا تو کیا ہوگا۔ فرماتے ہیں ؎

بعد پیری شد خرف رُسوائے خلق

پھر اس کی کوئی عزت نہیں رہے گی اور ساری مخلوق میں وہ رُسوا ہو جائے گا اور فرماتے ہیں ؎

ہم چو امرد کز خدا نامش دہند

امردوں کو یعنی بے ڈاڑھی مونچھ والے نوجوان بچوں کو بدخصلت لوگ کہتے ہیں کہ آؤ! تم خدائے حسن ہو ؎

تا بدیں سالوس در دامش کنند

تاکہ اس چاپلوسی سے اس کو غلط کام کے لیے اپنے جال میں پھانس لیں۔ مولانا فرماتے ہیں ؎

چوں بہ بدنامی بر آید ریش او

لیکن جب اسی بدنامی و رسوائی کی حالت میں اس کے خوب ڈاڑھی مونچھ آجائے گی تو کیا ہوگا ؎

ننگ دارد دیو از تفتیش او

اب شیطان بھی اس کی خیریت نہیں پوچھے گا۔ جس پر سب جان و مال فدا کر کے ایمان بھی ضائع کر رہے تھے، زوالِ حسن کے بعد سب اِدھر اُدھر کھسک جاتے ہیں۔ میں نے علی گڑھ میں ایک رسالہ پڑھا تھا کہ یونیورسٹی کا ایک طالب علم تھا جس کے حسن پر سب فدا تھے لیکن جب اس کا حسن زائل ہو گیا تو اس کے ایک عاشق نے کہا ؎

گیا حسن خوبانِ دلخواہ کا

ہمیشہ رہے نام اللہ کا

حسن امرد کے علاج پر میرا بھی ایک قطعہ ہے جو ''روح کی بیماریاں اور اُن کا علاج'' میں ہے ؎

کبھی جو سبزہ آغاز جواں تھا

تو سالارِ گروہ دلبراں تھا

ذرا اس میں اُردو کی بلاغت بھی دیکھئے۔ اگرچہ میں دیہات کا رہنے والا ہوں لیکن یہ میرے بزرگوں کی کرامت ہے۔

کبھی جو سبزہ آغاز جواں تھا
تو سالارِ گروہ دلبراں تھا

بڑھاپے میں اسے دیکھا گیا جب
کسی کا جیسے وہ نانا میاں تھا

اور ایک تازہ شعر سنئے، اسی ہفتہ عشرہ کا ہے۔ تازہ جلیبی گرم گرم اچھی معلوم ہوتی ہے، اسی طرح تازہ شعر بھی، لہٰذا میرا تازہ شعر سنئے۔ یہ اُن کا علاج ہے جن کو اَمردوں کی طرف میلان ہوتا ہے اور میلان ہونا کوئی گناہ نہیں ہے، تقاضائے گناہ گناہ نہیں ہے، تقاضے پر عمل کرنے سے گناہ ہوتا ہے، جیسے روزہ میں سو دفعہ دل چاہے کہ ٹھنڈا پانی پی لوں لیکن جو شخص مجاہدہ کرتا ہے اور پانی نہیں پیتا تو اس کا اجر زیادہ ہے، لہٰذا اگر تقاضائے گناہ کو برداشت کرتا ہے، گناہ نہیں کرتا تو یہ شخص بہت بڑا ولی اللہ ہو گا ان شاء اللہ تعالیٰ، کیونکہ اس کا مجاہدہ شدید ہے تو اس کا مشاہدہ بھی شدید ہو گا، جتنا زیادہ مجاہدہ ہو گا اتنا ہی زیادہ مشاہدہ ہو گا۔ اب سنئے میرا شعر۔ بزرگوں کے ارشادات کو میں نے اردو میں نظم کر دیا ہے کہ ایک دن آئے گا جب بالکل جغرافیہ بدل جائے گا، ہر دس سال پر چہرہ کا جغرافیہ بدل جاتا ہے، بیس سال میں کچھ ہے، تیس سال میں کچھ اور ہو گیا، پھر چالیس سال میں کچھ اور بدل گیا، پچاس میں حسن کا نقشہ ایسا بدلتا ہے کہ بڑے بڑے عاشقین وہاں سے بھاگتے ہیں۔

اِدھر جغرافیہ بدلا اُدھر تاریخ بھی بدلی
نہ ان کی ہسٹری باقی نہ میری مسٹری باقی

اب میرا وہ تازہ شعر سنئے جو میں نے چند دن پہلے کہا ہے، جب امرد کے بڑی بڑی مونچھ نکل آتی ہے اور ڈاڑھی ناف تک آجاتی ہے جو گال فارغ البال تھے وہ گال اب نظر بھی نہیں آرہے کہ کہاں گئے۔ اس پر میرا شعر ہے ۔

مونچھوں کے زیر سایہ لبِ یار چھپ گئے
ڈاڑھی کے زیرسایہ وہ رُخسار چھپ گئے

بالوں کی سفیدی میں زلفِ یار چھپ گئے
جو یار حسن کے تھے وہ سب یار چھپ گئے

یہ عرض کرتا ہوں کہ صرف اللہ سے دل لگاؤ۔

نورِ تقویٰ لَآ اِلٰہَ کے منفی اور اِلَّا اللّٰہُ کے مثبت تار سے پیدا ہوتا ہے

یہ تقاضے گناہ کے ہمیں اللہ تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں، تقویٰ کی بنیاد اسی پر ہے کہ تقاضا ہو پھر ہم اس پر عمل نہ کریں، مثبت و منفی دو تار ہیں، گناہ کا تقاضا ہوا یہ منفی تار ہے، ہم نے اللہ کے خوف سے اپنے آپ کو بچایا یہ مثبت تار ہے۔ آج سائنس دانوں کی تحقیق ہے کہ دو تاروں سے دنیا کی روشنی ہوتی ہے۔ اللہ نے دونوں تار ہمیں دے دیئے۔ لَآ اِلٰہَ کا منفی تار اور اِلَّا اللّٰہُ کا مثبت تار، دونوں تار سے ایمان اور تقویٰ کا نور اور ولایت کا نور ملتا ہے لہٰذا آپ تقاضوں سے گھبرائیں نہیں، جتنا زیادہ شدید تقاضا ہو سمجھ لو کہ ہمیں خدائے تعالیٰ اپنا بہت بڑا ولی بنانا چاہتے ہیں بشرطِ توفیق تقویٰ لیکن یہ توفیق اور ہمت ملتی ہے اہل ہمت کی صحبت سے۔ حکیم الامت فرماتے ہیں کہ تین کام کرلو تو تقویٰ والے بن جاؤ گے۔

نمبر ۱) خود ہمت کرو۔ نمبر ۲) ہمت کی خدا سے دعا کرو۔ نمبر ۳) اہل ہمت کی صحبت میں رہو اور ان سے عطائے ہمت اور استعمالِ ہمت کی دعا کراؤ۔

لَآ اِلٰہَ کی تشریح ہوگئی۔ اب صرف اِلَّا اللّٰہُ لینا ہے۔ اس کے لیے تین باتیں عرض کرچکا ہوں، آج مجلس کا آخری جلسہ ہے، اگر ہم نے ان پر عمل کرلیا تو ان شاء اللہ تعالیٰ میں اپنے بزرگوں کی تعلیمات کی روشنی میں عرض کرتا ہوں کہ سو فیصد ہم سب ولی اللہ ہوجائیں گے۔ نمبر ۱) کسی اللہ والے سے جس سے مناسبت ہو تعلق قائم کرنا یعنی صحبت

www.khanqah.org

اہل اللہ کا اہتمام۔ نمبر ۲) اس سے پوچھ کر ذکر کا دوام۔ اب تیسری چیز رہ گئی گناہوں سے بچنے کا التزام۔ اور گناہ سے بچنا موقوف ہے اہل اللہ کی صحبت پر۔ کتنا ہی انسان پڑھ لے، پڑھا لے، امامت کرلے، چلّے لگالے مگر تقویٰ جب ہی ملے گا جب اہلِ تقویٰ کی صحبت نصیب ہوگی۔ جس پر آیت کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ[۱۳] دلالت کرتی ہے یعنی کُوْنُوْا مَعَ الْمُتَّقِیْنَ اور صادق اور متقی ایک ہی چیز ہے جس کی دلیل یہ آیت ہے:

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾[۱۴]

آج مجھ سے مولانا وکیل احمد شیروانی صاحب نے کہا ہے کہ دعا ذرا لمبی کردوں، آج آخری دن ہے، میں نے عرض کیا تھا کہ کوئی اور صاحب دعا کرادیں تو اچھا ہے لیکن ان کا اصرار ہے کہ میں ہی دعا کراؤں تو مختصراً عرض کرتا ہوں کہ حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے شعبۂ تزکیۂ نفس کو زندہ کیا۔

بعثتِ نبوت کا ایک اہم مقصد تزکیۂ نفس ہے

اور یہ شعبہ یعنی تزکیۂ نفس نص قطعی سے ثابت ہے اور مقاصد بعثت نبوت میں سے ہے۔ دیکھئے یُزَکِّیْهِمْ کی مفسرین نے کیا تفسیر کی ہے۔ مفسرین نے تزکیہ کی تین تفسیریں کی ہیں:

نمبر ۱) یُطَهِّرُ قُلُوْبَهُمْ عَنِ الْعَقَائِدِ الْبَاطِلَةِ وَالْاِشْتِغَالِ بِغَیْرِ اللهِ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے قلوب کو عقائد باطلہ سے اور غیر اللہ سے دل لگانے سے پاک فرماتے تھے۔

نمبر ۲) وَیُطَهِّرُ اَنْفُسَهُمْ عَنِ الْاَخْلَاقِ الرَّذِیْلَةِ اور صحابہ کے نفوس کو پاک کرتے تھے اخلاقِ رذیلہ سے۔

اور نمبر ۳) وَیُطَهِّرُ اَبْدَانَهُمْ عَنِ الْاَنْجَاسِ وَالْاَعْمَالِ الْقَبِیْحَةِ[۱۵] اور ان

۱۳؎ التوبة: ۱۱۹

۱۴؎ البقرة: ۱۷۷

۱۵؎ تفسیر مظهری: ۱۶۶/۲، بلوچستان بك دپو

www.khanqah.org

کے جسم کو نجاستوں سے اور اعمالِ قبیحہ سے پاک فرماتے تھے۔ تو یہ شعبۂ تزکیۂ نفس بغیر شیخ و مزکی کے ناممکن ہے، عادت اللہ یہی ہے۔ آپ اپنے اکابر کی تاریخ دیکھ لیجیے کہ جو بھی ولی اللہ بنے ہیں کسی ولی کی صحبت سے بنے ہیں۔ اگر شاذونادر کوئی واقعہ ہو تو اس میں بھی کسی ولی کی غائبانہ توجہ ہوئی ہے ورنہ دستور یہی ہے کہ جو بھی ولی ہوا کسی ولی کی صحبت سے ہوا۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کسی اللہ کے ولی سے دوستی کرتا ہے فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِ اَوْلِیَائِہٖ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ تو اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے قلوب کو ہر وقت دیکھتے ہیں فَأِذَا رَأٰی فِیْ قُلُوْبِھِمْ لِعَبْدٍ مَحَلًّا جن جن کی محبت ان کے دلوں میں ہوتی ہے یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ بِاللُّطْفِ[۱۶] اللہ کا کرم ان پر بھی ہو جاتا ہے۔ اس لیے آہستہ آہستہ وہ بھی ولی اللہ ہو جاتا ہے جس کو خواجہ صاحب فرماتے ہیں حکیم الامت کو خطاب کرکے کہ؎

تو نے مجھ کو کیا سے کیا شوقِ فراواں کردیا
پہلے جاں پھر جانِ جاں پھر جانِ جاناں کردیا

اور حکیم الامت کے متعلق فرمارہے ہیں؎

نقشِ بتاں مٹایا دکھایا جمالِ حق
آنکھوں کو آنکھیں دل کو مرے دل بنادیا

جو دل خدا پر فدا نہ ہوا وہ دل اس قابل نہیں کہ اس کو دل کہا جائے۔ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سے درخواست کیجیے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ ِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِرَحْمَۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وبہ طفیل صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وبہ طفیل اولیاء اُمت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وبہ طفیل ہمارے اکابر حکیم الامت مجدد الملت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور جتنے اکابر ہیں

---

[۱۶] مرقاۃ المفاتیح:۱۹۱/۵ (۲۲۸۸) باب اسماء اللہ تعالیٰ، دار الکتب العلمیہ، بیروت

www.khanqah.org

اور حضرت مولانا محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ جن کے جامعہ میں ہم آپ بیٹھے ہیں، حکیم الامت کی جوتیوں کا صدقہ ہے، ان کی غلامی کا صدقہ کہ جو غلام جہاں بیٹھ گیا اس کا وہی جامعہ کھل گیا۔

جہاں جاتے ہیں ہم تیرا فسانہ چھیڑ دیتے ہیں
کوئی محفل ہو تیرا رنگِ محفل دیکھ لیتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جامعہ کے حضرات کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ صیانۃ المسلمین کا کام جو اُن کا اپنا فرضِ منصبی تھا یہاں بڑے زور و شور اور سرگرمی سے ہورہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے جزیل، جزائے عظیم، جزائے کثیر عطا فرمائے اور قبول فرمائے اور اختؔر کو اور اس کے گھر والوں کو اور جتنے لوگ یہاں آئے ہیں اور ان کے گھر والوں کو، آپ سب کو، آپ سب کے گھر والوں کو سو فیصد اے خدا! نسبت اولیائے صدیقین عطا فرمادے۔ ہم اس کریم سے چھوٹی ولایت نہیں مانگیں گے کیونکہ وہ کریم ہے جو نااہلوں کو بدونِ استحقاق اور بغیر صلاحیت کے عطا فرماتا ہے۔ اے اللہ! ہم صرف آپ کے کرم کے سہارے پر یہ دعا مانگ رہے ہیں، اپنے کرم سے قبول فرمالیجیے۔ اے خدا! جملہ سوئے قضا کو حسن قضا سے تبدیل فرمادیجیے۔ اگر ہماری قسمت میں خطرناک مرض لکھے ہیں تو جملہ سیّئی الاسقام کو صحت و عافیت سے تبدیل فرمادیجیے۔ اگر ہمارا خاتمہ خراب لکھا ہے تو آپ اپنے کرم سے اس سوئے قضا کو حسن قضا سے تبدیل فرمادیجیے۔ اگر آپ نے ہم کو جہنمی لکھا ہے آپ اپنی قدرتِ قاہرہ سے اپنے کرم سے ہم کو جنتی لکھ دیجیے۔ جملہ سوئے قضا کو حسن قضا سے تبدیل فرمادیجیے۔ جیسا کہ اے اللہ! مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے خدا! آپ کا فیصلہ آپ پر حاکم نہیں، آپ کا محکوم ہے لہٰذا اپنی حاکمانہ قدرت سے اپنے جملہ فیصلوں کو جو ہمارے لیے مضر ہیں ان جملہ سوئے قضا کو حسن قضا سے تبدیل فرمادیجیے۔ بوسنیا کے مسلمانوں کو ظلم سے نجات عطا فرما اور کشمیر کے ان مجاہدین کو جو محصور ہیں ان کے محاصرہ کو توڑ دے۔ ظالم ہندوؤں، کافروں کے دلوں میں بزدلی ڈال دے، ان میں اختلاف ڈال دے۔ اے اللہ! آپ اپنی قدرتِ قاہرہ کے ڈنڈے سے ان ظالموں کو پاش پاش کردیجیے، ہلاک کردیجیے، ان

ظالموں کے محاصرہ کو توڑ دیجیے، عالم غیب سے فرشتوں کو ان کی مدد کو بھیج دے، غیب سے اسباب پیدا فرمادے، آپ خالق الاسباب ہیں، مسبب الاسباب ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْـَٔلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَدَوَامَ الْعَافِيَةِ وَالشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ [۱۷]

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیئس برس میں جتنی بھلائیاں مانگیں سب ہم کو عطا فرمادے، ہم سب کو جتنی بُرائیوں سے پناہ مانگی سب بُرائیوں سے پناہ نصیب فرمادے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْـَٔلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ [۱۸]

یہ دعا جبرئیل علیہ السلام لائے تھے یعقوب علیہ السلام کے پاس جس کی برکت سے ان کی ان اولادوں کو اللہ نے معاف کیا ہے جنھوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالا تھا۔ تفسیر روح المعانی میں ہے۔ تو وہ دعا بھی پڑھتا ہوں عربی میں۔ يَا رَجَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ اے ایمان والوں کی آخری اُمید لَا تَقْطَعْ رَجَاءَنَا ہماری اُمیدوں کو منقطع نہ کیجیے اور يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنَا وَيَا مُعِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِنَّا وَيَا مُحِبَّ التَّوَّابِيْنَ تُبْ عَلَيْنَا۔ یارب العالمین! جتنی بھی دعاؤں کی ہمارے دوستوں نے ہم سے فرمائش کی ہے یا اس مجمع میں جن لوگوں نے ہم سے کہا ہو، یا اللہ! جتنے میرے دوستوں نے دعاؤں کی فرمائش کی ہے یا انہوں نے خط لکھا ہو اور ہم کو نہ ملا ہو یا ہم نے وعدہ کیا ہو یا وہ ہماری دعاؤں سے توقع رکھتے ہوں اللہ تعالیٰ اختر کو اور ان سب کو اور میرے گھر والوں کو آپ کے سب گھر والوں کو جمیع مقاصد حسنہ میں بامراد فرما اور جمیع ہموم اور غموم اور جمیع پریشانیوں سے نجات اور عافیت نصیب فرما۔ سارے عالم کے تمام مسلمانوں کو یارب العالمین تمام خیر نصیب فرما۔ اَللّٰھُمَّ كُلَّ خَيْرٍ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ سارے عالَم کے مسلمانوں کو عافیت دارین نصیب فرما، کشمیری مجاہدین کے لیے دعا کرلیجیے، یہ مجاہدین بے حد غم میں ہیں، رسد نہیں ہے، ظالم ہندوؤں نے ان کا کھانا

۱۷؎ مرقاۃ المفاتیح: ۲۴/۵، ذکر بلفظ سلوا اللہ العفو والعافیۃ

۱۸؎ جامع الترمذی: ۱۹۲/۲، باب اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْـَٔلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ من ابواب الدعوات، ایچ ایم سعید

www.khanqah.org

پینا بند کیا ہوا ہے، اے خدا! رحم فرمادے، اپنے کلمہ کے نام پر رحم فرمادے اور ان کے لیے کھانے پینے کا غیب سے انتظام فرمادے۔ ان کو طاقت دے دے، ان کو ہمت دے دے، غلبہ دے دے، غیب سے امداد بھیج دے جس طریقہ سے آپ نے جنگ بدر میں بھیجی تھی۔ اگرچہ ہم اس کرم کے لائق نہیں لیکن آپ کا نام کریم ہے، محدثین نے جو تعریف کی ہے کریم وہ ہے جو نالائقوں پر مہربانی کردے لہٰذا ہم آپ کو کریم سمجھ کر اپنی نالائقی کے باوجود آپ سے رحمت کی درخواست کرتے ہیں کہ جہاں جہاں مسلمان مظلوم ہیں، خاص کر کشمیریوں کے معاملہ میں غیب سے مدد فرما اور فتح مبین عطا فرما۔ یااللہ! جلد سے جلد کشمیر کو فتح عطا فرما اور آزاد کشمیر کی طرح مقبوضہ کشمیر کو بھی آزاد فرمادے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

جو کچھ مانگا اے خدا! وہ بھی عطا فرمادے، جو ہم نہیں مانگ سکے، بے مانگے سب کچھ عطا فرمادے۔ ابا اپنے بچوں کو بعض وقت بے مانگے بھی دیتے ہیں، آہ! اپنی شفقت سے، اس لیے اے خدا! آپ ہمارے ربّا ہیں، ہمارے مانگنے سے جو کچھ آپ نے دیا، جو مانگ رہے ہیں وہ بھی دے دیجیے اور جو نہیں مانگا اپنی رحمت سے اور کرم سے وہ سب کچھ عطا فرمادیجیے جو ہم سب کے لیے آپ کے علم میں مفید ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

❁❁❁❁

نقشِ قدم نبی ﷺ کے ہیں جنت کے راستے
اللہ جل جلالہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

www.khanqah.org

ولی اللہ بنانے والے چار اعمال

تعلیم فرمودہ

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

چار اعمال ایسے ہیں کہ جو ان پر عمل کرے گا مرنے سے پہلے ان شاء اللہ تعالیٰ ولی اللہ بن کر دنیا سے جائے گا، نفس پر جبر کر کے اللہ کو خوش کرنے کے لیے جو مندرجہ ذیل اعمال کرے گا اس کو پورے دین پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا اور وہ اللہ کا ولی ہو جائے گا۔

۱) ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا

بخاری شریف کی حدیث ہے:

خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللُّحٰى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوِاعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ

ترجمہ: مشرکین کی مخالفت کرو ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹاؤ اور حضرت ابنِ عمر جب حج یا عمرہ کرتے تھے تو اپنی ڈاڑھی کو اپنی مٹھی میں پکڑ لیتے تھے پس جو مٹھی سے زائد ہوتی تھی اس کو کاٹ دیتے تھے۔

بخاری شریف کی دوسری حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰى

ترجمہ: مونچھوں کو خوب باریک کتراؤ اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ۔

پس ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے۔ جس طرح وتر کی نماز واجب ہے، عید الفطر کی نماز واجب ہے، بقرہ عید کی نماز واجب ہے، اسی طرح ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور چاروں اماموں کا اس پر اجماع ہے، کسی امام کا اس میں اختلاف نہیں۔ علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں:

www.khanqah.org

اَمَّا اَخْذُ اللِّحْیَۃِ وَھِیَ مَادُوْنَ الْقَبْضَۃِ کَمَا یَفْعَلُہٗ
بَعْضُ الْمَغَارِبَۃِ وَمُخَنَّثَۃُ الرِّجَالِ فَلَمْ یُبِحْہُ اَحَدٌ

ترجمہ: ڈاڑھی کا کترانا جبکہ وہ ایک مٹھی سے کم ہو جیسا کہ بعض اہل مغرب
اور ہیجڑے لوگ کرتے ہیں کسی کے نزدیک جائز نہیں۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بہشتی زیور جلد ۱۱، صفحہ ۱۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاڑھی کا منڈانا یا ایک مٹھی سے کم پر کترانا دونوں حرام ہیں اور ڈاڑھی ڈاڑھ سے ہے اس لیے ٹھوڑی کے نیچے سے بھی ایک مٹھی ہونی چاہیے اور چہرہ کے دائیں اور بائیں طرف سے بھی ایک مٹھی ہونا چاہیے یعنی تینوں طرف سے ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے۔ بعض لوگ سامنے یعنی ٹھوڑی کے نیچے سے تو ایک مٹھی رکھ لیتے ہیں لیکن چہرہ کے دائیں اور بائیں طرف سے کترا دیتے ہیں خوب سمجھ لیں کہ ڈاڑھی تینوں طرف سے ایک مٹھی رکھنا واجب ہے اگر ایک طرف سے بھی ایک مٹھی سے چاول برابر کم یعنی ذرا سی بھی کم ہو گی تو ایسا کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

۲) ٹخنے کھلے رکھنا

پاجامہ، شلوار، لنگی، جبہ اور اوپر سے آنے والے ہر لباس سے ٹخنوں کو ڈھانپنا مردوں کے لیے حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے:

مَآ اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ

ترجمہ: ازار (پاجامہ، لنگی، شلوار، کرتہ، عمامہ، چادر وغیرہ)
سے ٹخنوں کا جو حصہ چھپے گا دوزخ میں جائے گا۔

معلوم ہوا کہ مردوں کے لیے ٹخنے چھپانا کبیرہ گناہ ہے کیوں کہ صغیرہ گناہ پر دوزخ کی وعید نہیں آتی۔

۳) نگاہوں کی حفاظت کرنا

اس معاملہ میں آج کل عام غفلت ہے۔ بدنظری کو لوگ گناہ ہی نہیں سمجھتے حالاں کہ

نگاہوں کی حفاظت کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دیا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

ترجمہ: اے نبی! آپ ایمان والوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی بعض نگاہوں کی حفاظت کریں۔

یعنی نا محرم لڑکیوں اور عورتوں کو نہ دیکھیں۔ اسی طرح بے ڈاڑھی مونچھ والے لڑکوں کو نہ دیکھیں یا اگر ڈاڑھی مونچھ آبھی گئی ہے لیکن ان کی طرف میلان ہوتا ہے تو ان کی طرف بھی دیکھنا حرام ہے۔ غرض اس کا معیار یہ ہے کہ جن شکلوں کی طرف دیکھنے سے نفس کو حرام مزہ آئے ایسی شکلوں کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ حفاظتِ نظر اتنی اہم چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں عورتوں کو الگ حکم دیا يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں، جب کہ نماز روزہ اور دوسرے احکام میں عورتوں کو الگ سے حکم نہیں دیا گیا بلکہ مردوں کو حکم دیا گیا اور عورتیں تابع ہونے کی حیثیت سے ان احکام میں شامل ہیں۔

اور بخاری شریف کی حدیث ہے:

زِنَى الْعَيْنِ النَّظَرُ

ترجمہ: آنکھوں کا زنا ہے نظر بازی۔

نظر باز اور زناکار اللہ کی ولایت کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا جب تک کہ اس فعل سے سچی توبہ نہ کرے اور مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے:

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے بد نظری کرنے والے پر
اور جو خود کو بد نظری کے لیے پیش کرے۔

پس ناظر اور منظور دونوں پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بددُعا فرمائی ہے۔ بزرگوں کی بد دعا سے ڈرنے والے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا سے ڈریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے صدقے ہی میں بزرگی ملتی ہے۔ لہٰذا اگر کسی حسین پر نظر پڑ جائے تو فوراً ہٹا لو ایک لمحہ کو اس پر نہ رُکنے دو۔ پس قرآن پاک کی مندرجہ بالا آیات مبارکہ

www.khanqah.org

اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں بد نظری کرنے والے کو تین بُرے القاب ملتے ہیں:

۱)... اللہ ورسول کا نافرمان ۲)... آنکھوں کا زناکار ۳)... ملعون

۴) قلب کی حفاظت کرنا

نظر کی حفاظت کے ساتھ دل کی بھی حفاظت ضروری ہے۔ بعض لوگ نگاہِ چشمی کی تو حفاظت کرلیتے ہیں لیکن نگاہِ قلبی کی حفاظت نہیں کرتے یعنی آنکھوں کی تو حفاظت کرلیتے ہیں لیکن دل کی نگاہ کی حفاظت نہیں کرتے اور دل میں حسین شکلوں کا خیال لاکر حرام مزہ لیتے ہیں خوب سمجھ لیں کہ یہ بھی حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

يَعۡلَمُ خَآئِنَةَ الۡاَعۡيُنِ وَمَا تُخۡفِى الصُّدُوۡرُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کی چوری کو
اور تمہارے دلوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

ماضی کے گناہوں کے خیالات کا آنا بُرا نہیں لانا بُرا ہے۔ اگر گندا خیال آجائے تو اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں لیکن خیال آنے کے بعد اس میں مشغول ہوجانا یا پرانے گناہوں کو یاد کرکے اس سے مزہ لینا یا آیندہ گناہوں کی اسکیمیں بنانا یا حسینوں کا خیال دل میں لانا یہ سب حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں اور ان حرام کاموں سے بچائیں جس کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ تمام گناہوں سے بچنا آسان ہوجائے گا۔

مذکورہ بالا اعمال پر توفیق کے لیے چار تسبیحات

مذکورہ بالا چار حرام کاموں سے بچنے کے لیے مندرجہ ذیل چار وظائف ہیں جن کے پڑھنے سے روح میں طاقت آئے گی اور جب روح طاقت ور ہوجائے گی تو گناہوں سے بچنا آسان ہوجائے گا۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) اَللّٰهُ اَللّٰهُ پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) استغفار کی پڑھیں۔ ایک تسبیح دُرود شریف کی (۱۰۰ بار)۔

اس وعظ سے کامل نفع حاصل کرنے کے لیے یہ دستور العمل کیمیا اثر رکھتا ہے

دستور العمل

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

وہ دستور العمل جو دل پر سے پردے اٹھاتا ہے، جس کے چند اجزاء ہیں، ایک تو کتابیں دیکھنا یا سننا۔ دوسرے مسائل دریافت کرتے رہنا۔ تیسرے اہل اللہ کے پاس آنا جانا اور اگر ان کی خدمت میں آمد و رفت نہ ہو سکے تو بجائے ان کی صحبت کے ایسے بزرگوں کی حکایات و ملفوظات ہی کا مطالعہ کرو یا سن لیا کرو اور اگر تھوڑی دیر ذکر اللہ بھی کر لیا کرو تو یہ اصلاح قلب میں بہت ہی معین ہے اور اسی ذکر کے وقت میں سے کچھ وقت محاسبہ کے لیے نکال لو جس میں اپنے نفس سے اس طرح باتیں کرو کہ:

> ”اے نفس ایک دن دنیا سے جانا ہے۔ موت بھی آنے والی ہے۔ اُس وقت یہ سب مال و دولت یہیں رہ جائے گا۔ بیوی بچے سب تجھے چھوڑ دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ سے واسطہ پڑے گا۔ اگر تیرے پاس نیک اعمال زیادہ ہوئے تو بخشا جائے گا اور گناہ زیادہ ہوئے تو جہنم کا عذاب بھگتنا پڑے گا جو برداشت کے قابل نہیں ہے۔ اس لیے تو اپنے انجام کو سوچ اور آخرت کے لیے کچھ سامان کر۔ عمر بڑی قیمتی دولت ہے۔ اس کو فضول رائیگاں مت برباد کر۔ مرنے کے بعد تو اُس کی تمنا کرے گا کہ کاش میں کچھ نیک عمل کر لوں جس سے مغفرت ہو جائے۔ مگر اس وقت تجھے یہ حسرت مفید نہ ہوگی۔ پس زندگی کو غنیمت سمجھ کر اس وقت اپنی مغفرت کا سامان کر لے۔“

www.khanqah.org

اصلاح کا آسان نسخہ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

دو رکعت نفل نماز توبہ کی نیت سے پڑھ کر یہ دعا مانگو:

"اے اللہ! میں آپ کا سخت نافرمان بندہ ہوں۔ میں فرماں برداری کا ارادہ کرتا ہوں مگر میرے ارادے سے کچھ نہیں ہوتا اور آپ کے ارادے سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری اصلاح ہو مگر ہمت نہیں ہوتی۔ آپ ہی کے اختیار میں ہے میری اصلاح۔ اے اللہ! میں سخت نالائق ہوں، سخت خبیث ہوں، سخت گناہ گار ہوں، میں تو عاجز ہو رہا ہوں، آپ ہی میری مدد فرمایئے۔ میرا قلب ضعیف ہے۔ گناہوں سے بچنے کی قوت نہیں ہے، آپ ہی قوت دیجیے۔ میرے پاس کوئی سامان نجات نہیں، آپ ہی غیب سے میری نجات کا سامان پیدا کر دیجیے۔ اے اللہ! جو گناہ میں نے اب تک کیے ہیں، انہیں آپ اپنی رحمت سے معاف فرمایئے۔ گو میں یہ نہیں کہتا کہ آیندہ ان گناہوں کو نہ کروں گا، میں جانتا ہوں کہ آیندہ پھر کروں گا، لیکن پھر معاف کرا لوں گا۔"

غرض اسی طرح سے روزانہ اپنے گناہوں کی معافی اور عجز کا اقرار، اپنی اصلاح کی دعا اور اپنی نالائقی کو خوب اپنی زبان سے کہہ لیا کرو۔ صرف دس منٹ روزانہ یہ کام کر لیا کرو۔ لو بھائی دوا بھی مت پیو۔ بدپرہیزی بھی مت چھوڑو۔ صرف اس تھوڑے سے نمک کا استعمال سوتے وقت کر لیا کرو۔ آپ دیکھیں گے کہ کچھ دن بعد غیب سے ایسا انتظام ہو جائے گا کہ ہمت بھی قوی ہو جائے گی، شان میں بٹہ بھی نہ لگے گا اور دشواریاں بھی پیش نہ آئیں گی۔ غرض غیب سے ایسا سامان ہو جائے گا کہ جو آپ کے ذہن میں بھی نہیں ہے۔

❁❁❁❁

www.khanqah.org

آپ کو پا گیا اپنی جاں میں

ذکر سے جب ملا نور جاں میں
سینکڑوں جاں ملی میری جاں میں

چار سواں کی نسبت کی خوشبو
پھیل جاتی ہے سارے جہاں میں

کس طرح سے چھپاؤں محبت
راز ظاہر ہے آہ وفغاں میں

چشم غماز ہے درد نسبت
عشق مجبور ہے گو بیاں میں

نیم جاں کر دیا حسرتوں نے
رہ کے صحرا میں ہوں گلستاں میں

آپ کی راہ میں جان دے کر
آپ کو پا گیا اپنی جاں میں

یوں تو دنیا سے جانا ہے مجھ کو
کام کچھ نیک کرلوں جہاں میں

تیری توفیق کا آسرا ہے
ورنہ رکھا ہے کیا خاکداں میں

مثل خورشید چمکا دے یا ربّ
درد مخفی ہے جو میری جاں میں

تیری رحمت کے صدقے میں اخترؔ
کیا عجب ہوگا باغ جناں میں

(اخترؔ)

www.khanqah.org

اللہ تعالیٰ کی معرفت کا حصول تصوف کا انتہائی اعلیٰ وارفع مقام ہے۔ اس معرفت کا حصول غیر اللہ سے چھٹکارا پائے بغیر ممکن نہیں۔ تکمیلِ معرفت اصل میں کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی تکمیل ہے۔ جتنا لا الٰہ پر عمل ہوگا یعنی دل سے غیر اللہ نکلے گا اتنا ہی الا اللہ کا حصول ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ کا قرب بڑھتا جائے گا۔ غیر اللہ کو دل سے نکالنے کا مطلب ہے کہ ہر قسم کے گناہوں سے دوری اختیار کی جائے۔ انسان گناہوں سے مکمل طور پر اس وقت تک نہیں بچ سکتا جب تک کسی اللہ والے کی صحبت اختیار نہ کرے۔

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ وعظ ''تکمیلِ معرفت'' تصوف کے اسی سبق پر مبنی ہے کہ کلمہ کی بنیاد جتنی مضبوط ہوگی اللہ کی دوستی کی بنیاد اتنی ہی مضبوط ہوگی۔ اس وسیع مضمون کو حضرت والا نے مختصر اور عام فہم انداز میں پیش فرمایا ہے تاکہ اُمت اس مضمون کی اہمیت سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کے لیے مقدور بھر کوشش کرے۔

www.khanqah.org

AW-014

ناشر

کتب خانہ مظہری